السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جنازہ اٹھاتے وقت باری باری بآواز بلند کلمہ شہادت پڑھنا جائز ہے؟ اس طرح ذکر کا کوئی ثبوت ہے؟ جو کہ بعض شہروں میں رواج پذیر ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ صورت میں کلمہ پڑھنے کا قرون اولیٰ بلکہ زمانہ اسلاف میں بھی ذکر نہیں ملتا البتہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، اس میں کچھ حرج نہیں، کیونکہ یہ کلمہ مستحب اذکار میں سے ہے، اور اس میں کسی جگہ وقت کی قید نہیں ہے، صرف بلند آواز سے پڑھنا موجب کراہت نہیں گو اس کا ترک اولیٰ ہے۔

متاخرین میں سے کسی نے اس کے جواز پر مستقل رسالہ رکھا ہے، بعض اوقات اس طرح بآواز بلند پڑھنے کا ایک خاص فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ موت کو یاد کرتے ہیں، جبکہ آنحضرت ﷺ کا حکم بھی ہے کہ موت کو زیادہ یاد کرو، مزید براں اس سے جنازہ اٹھانے والے محفوظ ہوں گے، جنازہ اٹھانا بلاشبہ موجب اجر عظیم اور سنت ثابتہ ہے۔ لیکن اہل حرمین شریفین کا شمار اس سلسلے میں بہتر ہے، وہ جنازہ اٹھاتے وقت کہتے ہیں۔ ((كَانَ مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ)) ((اگرچہ اس طرح کہنے کا ذکر بھی قرون اولیٰ میں ہیں، تاہم اس میں میت کا نیکی کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، اور حدیث ہے۔ ((مَنْ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ اَوْثَلٰثَةٌ اَوْاِثْنَانِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

یعنی جس کی نیکی کی گواہی چار یا تین یا دو آدمیوں نے بھی دے دی وہ جنت میں داخل ہو گیا اس طرح کی اور بھی بہت احادیث ہیں، اسی طرح حدیث میں کہ جس کی نماز جنازہ تین صفوں نے یا چالیس آدمیوں نے پڑھی، وہ بھی اس کی بخشش کے اسباب میں اسے ہو سکتی ہے، معلوم ہی ہو تو ہے کہ اس طرح کرنا جائز ہے، میت کو اس سے فائدہ پہنچنا ممکن ہے۔

اقرب الی الصواب اور اولیٰ یہی ہے کہ تجہیز و تکفین و تشییع و تدفین اسی طریقہ پر کی جائے کہ جو قرون اولیٰ اور اسلاف سے ثابت ہے، احادیث صحیحہ و سنن ثابتہ پر نہ کمی کی جائے نہ زیادتی۔ ((وَالْمُهْدِیْ مَنْ هَدَاهُ اللّٰهُ واللہ اعلم بالصواب))

(الدلیل الطالب علی ارجح المطالب ص ۳۹۷تا ۳۹۸)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 132

محدث فتویٰ